سبعة واربعون الفا ومائة وثلاثون من ذالك تسعة رؤس من كل راس من الملائكة اربعة الاف من الجن والانس عدة يوم بدر فيهم يقاتل اياهم ينصر الله وبهم ينصر وبهم يقدم النصر ومنهم نضرة الارض كتبتها كما وجدتها وفيها نقص حروف (بحار الانوار ج ۱۳)

میں سے نو سردار ملائکہ کے سرداروں میں سے ہوں گے۔ انس و جن میں سے چار ہزار ہوں گے۔ یوم بدر کی تعداد کے مساوی ہوں گے۔ یہ مقاتلہ کریں گے اور خدا ان کی مدد کرے گا۔ نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی، ان میں سے بعض زمین کی زینت ہوں گے۔ ان کے چہروں پر تازگی ہوگی اور ان پر لکھا ہوگا، جو تم پاؤ گے، اس میں حروف بہت کم ہوں گے۔

خطبة انا مدينة العلم

خطبۂ ذیل کو علامہ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ نے کتاب در المنظم اور شیخ سلیمان بلخی مفتی اعظم قسطنطنیہ نے ینابیع المودۃ میں درج کیا ہے۔ اس کا کچھ حصہ سید شہاب الدین نے بھی توضیح الدلائل میں اور نیز مولانا سید حامد حسین صاحب قبلہ نے عبقات الانوار کی پانچویں جلد میں نقل کیا ہے۔

علماء کے نزدیک اسانیہ صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر یہ خطبہ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله بديع السموات والارض وفاطرها وساطح المدحيات ووادامها ومطود الجبال وقافرها ومفجر العيون ونافرها ومرسل الرياح وناجرها وناهي القواصف وآمرها وزين السماء وزاهرها مدبر الافلاک وميسرها ومقسم المنازل ومقدرها ومنشي

تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور سطح زمین کا پھیلانے اور درست کرنے والا، پہاڑوں کو قائم و بلند کرنے والا، چشموں کا جاری کرنے اور بہانے والا، ہواؤں کا چلانے اور روکنے والا، آسمانوں کو زینت دینے اور روشن کرنے والا، افلاک کی تدبیر کرنے اور چلانے والا، ان کی منازل کو تقسیم کرنے اور ان پر مقدرت رکھنے والا، بادل کو پیدا کرنے اور مطیع کرنے والا، تاریک راتوں کو منور کرنے والا، اجسام

(حاشیہ گذشتہ صفحہ کی آخری سطر سے) ۱۔ مستوطین۔ جن پر نشان لگا دیا گیا ہو۔ ۲۔ مردفین۔ سائقی

السحاب ومسخرها ومولج الحنادس
ومتورها ومحدث الاجسام ومقرها
ومكور الدهور ومكررها ومورد الامور
ومصدرها وضامن الارزاق ومدبرها
ومحي الرفات وناشرها احمده على الائه
وتوافرها واشكره على نعمائه و
تواترها واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له شهادة تؤدي الى السلامة
ذاكرها وتؤمن من العذاب ذاخرها
واشهد ان محمد صلى الله عليه وآله
وسلم الخاتم لما سبق من
الرسل وفاخرها ورسوله الفاتح
لما استقبل من الدعوة وناشرها
ارسله الى امة قد شغفت بعبادة
الاوثان شاعرها فابلغ صلى الله عليه
وآله وسلم في النصيحة وافرها و
انار منار اعلام الهداية ومنابرها
ومحا بمعجز القرآن دعوة الشيطان
ومكاثرها وارغم محاطيس غواة
العرب وكافرها حتى اصبحت دعوة الحق
باول زائرها وشريعته المطهرة الى
المعاد شريعة يفخر فاخرها صلى الله
عليه وآله الدوحة العليا وطيب
عناصرها۔

ايها الناس سار المثل وحقق

کو پیدا کرنے اور برقرار رکھنے والا، زمانوں کو لپیٹنے
اور مکرّر کرنے والا اور امور کو وارد و صادر کرنے والا،
رزق کا ضامن اور تدبیر کرنے والا اور ہڈیوں کو زندہ اور
پراگندہ کرنے والا ہے۔ میں اس کی زیادہ نعمتوں پر
اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کی متواتر نعمتوں پر اس
کا شکر ادا کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اس
کے کوئی اللہ نہیں ہے وہ ایک ہے اور اس کا کوئی
شریک نہیں ہے اور ایسی گواہی دیتا ہوں جو اس کے
بیان کرنے والے کو سلامتی کی طرف لے جائے اور اس کے
ذخیرہ کرنے والے کو عذاب سے مامون رکھے اور گواہی دیتا
ہوں کہ محمد صلعم گذشتہ رسولوں کے خاتم اور ان کے فخر ہیں
اور ایسے رسول ہیں جو ہر پیغام کی تشریح کرنے اور نشر کرنے
والے ہیں۔ خدا نے آپ کو ایسی امت کی طرف بھیجا جس
نے بتوں کی عبادت کو اپنا وطیرہ بنا رکھا تھا، پس صلی
اللہ علیہ وسلم نے نصیحت میں اپنا پورا حق ادا کیا،
اور ہدایت کے علم اور منبروں کو روشن کیا اور قرآن
کے معجزے کے ذریعہ شیطان کی دعوت اور اس کی مکاریوں
کو مٹا دیا اور عرب کے گمراہ اور کافروں کی ناک رگڑ دی
یہاں تک کہ دعوتِ حق اپنے ابتدائی دور ہی میں اور
شریعت مطہرہ قیامت تک کے لئے جاری اور معزز
ہوگئی اور خدا نے اس کے شجرۂ علیا اور پاک عناصر
کو معزز فرمایا۔

اے لوگو! مثل جاری ہوگئی اور عمل ثابت ہوگیا
اور خواہیں سر امنحرف اور رعونتیں حاکم بن گئیں اور خواہشات
مختلف ہوگئیں اور بلائیں عظیم اور شکایات شدید

العمل وتسلمت الخصيان وحكمت النسوان
واختلفت الاهواء وعظمت البلوى و
اشتدت الشكوى واستمرت الدعوى
وزلزلت الارض وضيع الغرض و
كتمت الامانة وبدت الخيانة و
قام الادعياء ونال الاشقيا وتقدمت
السفهاء وتاخرت الصلحاء وازور
القرآن واحمر الدبران وكملت الفترة
وسدت الهجرة وظهرت الافاطس
فحنت الملاطس يملكون السرائر و
يهتكون الحرائر ويحيون كيسان
ويخربون خراسان يهدمون
الحصون ويظهرون المصون و
يفتحون العراق بدا ميراق فاه
آه ثم آه آه لعريض الافواه و
ذبول الشفاه

ہوگئیں اور دعویٰ ہر طرف عام ہوگیا۔ زمین
متزلزل ہوگئی اور فریضہ خدائی زائل ہو
گیا، امانت پوشیدہ و رائیگاں ہوگئی اور
خیانت ظاہر ہوگئی۔ حرامزادے اُٹھ کھڑے
ہوئے اشقیاء آگئے اور کمینے آگے بڑھ گئے اور
نیک لوگ پیچھے رہ گئے، قرآن کو جھٹلایا اور
خلاف فطرت امور نمایاں اور زمانۂ فترت کامل
ہوچکا اور ہجرت ختم ہوگئی اور چپٹی ناک والے
ظاہر ہوگئے۔ لباس متغیر اور کوتاہ ہوگئے۔
یہ اسرار پر قابض ہوگئے اور شریفوں کی بے حرمتی
ہونے لگی۔ غدار لوگ آئیں گے اور خراسان
کو خراب کریں گے اور قلعوں کو منہدم کریں
گے اور محفوظ چیزوں کو باہر نکالیں گے اور
خون ریزی کے ساتھ عراق فتح کریں گے۔ پس
افسوس... آہ... آہ... آہ، کھلے منہ پر اور
سوکھے ہونٹوں پر۔

اس کے بعد آپ نے دائیں اور بائیں جانب نظر کی اور ایک گہرا ٹھنڈا سانس لیا، اور خضوع و خشوع سے آپ کا رنگ متغیر ہوگیا۔ اس وقت سوید ابن نوفل ھلالی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا امیرالمومنین، یہ واقعات آپ نے کیونکر معلوم کیے، کیا آپ وہاں پر موجود تھے۔ اس پر حضرت علی علیہ السلام نے غیض کی نظر سے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ رونے والیاں تجھ پر روئیں اور بلائیں تجھ پر نازل ہوں۔

یا ابن الجبان والخبائث والمكذب
الناكث سيقصر بك الطول ويغلبك الغول
انا سر الاسرار انا شجرة الانوار
انا دليل السموات انا انيس المسبحات
انا خليل جبرئيل انا صفي ميكائيل

اے بزدل کے بیٹے اور خبیث، جھوٹے
بیعت شکن، تیرا طویل عرصہ کم ہو جائے اور ایک
گروہ تجھ پر غالب آجائے، میں رازوں کا راز
ہوں، میں شجر انوار ہوں، میں آسمانوں میں رہبر ہوں
میں تسبیح کنندوں کا انیس ہوں، میں جبرئیل کا دوست

انا قائد الاملاک انا سمندل الافلاک انا سریر الصراح انا حفیظ الالواح انا قطب الدیجور انا البیت المعمور انا مزن السحائب انا نور الغیاهب انا فلک اللجج انا حجۃ الحجج انا مسدد الخلائق انا محقق الحقائق انا ماول التاویل انا مفسر الانجیل انا خامس الکساء انا تبیان النساء انا الفۃ الایلاف انا رجال الاعراف انا سر ابراهیم انا ثعبان الکلیم انا ولی الاولیاء انا وارثۃ الانبیاء انا اوریا الزبور انا حجاب الغفور انا صفوۃ الجلیل انا ایلیاء الانجیل انا شدید القوی انا حامل اللواء انا امام المحشر انا ساقی الکوثر انا قسیم الجنان انا مشاطر النیران انا یعسوب الدین انا امام المتقین انا وارث المختار انا ظهیر الاطهار انا مبید الکفرۃ انا ابو الائمۃ البررۃ انا قالع الباب انا مفرق الاحزاب انا جوهر الثمینہ انا باب المدینہ انا مفسر البینات انا مبین المشکلات انا النون والقلم انا مصباح الظلم انا سوال متی انا ممدوح هل اتی انا النباء العظیم انا صراط المستقیم انا لولوء الاصداف انا جبل قاف

ہوں، میں میکائیل کا صفی ہوں، میں فرشتوں کا قائد ہوں، میں افلاک کا سمندل (ایک پرندہ کا نام) ہوں، میں اخلاص و سچائی کی قرار گاہ ہوں۔ میں محافظ الواح ہوں۔ میں تاریکی میں قطب ہدایت ہوں۔ میں علوم و معارف سے پُر، بیت معمور ہوں، میں بادلوں کا آراستہ کرنے والا ہوں، میں سخت تاریک راتوں کا نور ہوں میں عمیق ترین سمندر میں کشتی (نجات) ہوں، میں تمام حجتوں (انبیاء و آئمہ) کی حجت ہوں، میں مخلوق کو مضبوط کرنے والا ہوں، میں انجیل کا مفسر ہوں، میں (انوار) کساء کا پانچواں رکن، ہوں میں سورۃ النساء کا واضح بیان ہوں میں اُلفت والوں کی اُلفت ہوں، میں اعراف کے مردوں میں سے ہوں، میں ابراہیم کا راز ہوں، میں کلیم کا اژدہا ہوں، میں اولیاء کا ولی ہوں، میں (علوم) انبیاء کا وارث ہوں، میں زبور کا دریا ہوں، میں غفور کا حجاب ہوں، میں خدائے جلیل کا برگزیدہ، ہوں، میں انجیل کا ایلیا ہوں، میں شدید القوی ہوں، میں لوائے (حمد) کا حامل ہوں، میں محشر کا امام ہوں، میں جنتوں کا تقسیم کرنے والا ہوں اور نار کا بانٹنے والا ہوں، میں دین کا سردار ہوں، میں متقین کا امام ہوں، میں رسول مختار کا وارث ہوں میں مدد کرنے والوں کا مددگار ہوں، میں کفر کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والا ہوں، میں نیک اماموں کا باپ ہوں میں دروازہ (خیبر) کا اکھاڑ پھینکنے والا ہوں، میں گروہوں (فوجوں) کو متفرق کرنے والا ہوں، گوہر گراں بہائے (امامت) ہوں۔ میں شہر (علم نبی) کا دروازہ ہوں، میں آیات بینات کی تفسیر کرنے والا ہوں، میں مشکلات کا حل

انا سر الحروف انا نور الظروف انا
الجبل الراسخ انا علم الشامخ انا مفتاح
الغيوب انا مصباح القلوب انا نور الارواح
انا روح الاشباح انا الفارس الكرار
انا نصرة الانصار انا السيف المسلول
انا الشهيد المقتول انا جامع القرآن
انا تبيان البيان انا شفيق الرسول
انا بعل البتول انا عمود الاسلام انا مكسر
الاصنام انا صاحب الاذن انا قاتل الجن
انا صالح المومنين انا امام ارباب
الفتوة انا كنز الاسرار النبوة انا
المطلع على الاخبار الاولين انا مخبر عن
وقائع الاخرين انا قطب الاقطاب انا
حبيب الاحباب انا مهدی الاذان
انا عیسی الزمان انا والله وجه الله
انا والله اسد الله انا سید العرب
انا کاشف الکرب انا الذی قیل فی
حقه لا فتیٰ الا علی انا الذی قیل
فی شانه انت منی بمنزلة ھارون
من موسیٰ انا لیث بنی غالب انا علی
ابن ابی طالب۔

کرنے والا ہوں ۔ میں نون والقلم ہوں ، میں گمراہی کی
تاریکی دُور کرنے والا چراغ ہوں (میں منی دینی) کا مقصود
ہوں ، میں ھل اتیٰ کا ممدوح ہوں ، میں نباءِ عظیم ہوں
میں صراطِ مستقیم ہوں ، میں صدفِ حقیقت کا موتی ہوں
میں کوہِ محیط (علم و ہدایت) ہوں ، میں کتابِ تکوین کے
حروف کا راز ہوں ، میں اجسام کا نور ہوں ، میں (ہدایت
کا) جبلِ راسخ ہوں (میں بلند علم ہوں ، میں امورِ غائب
کی کنجی ہوں ، میں دلوں کو روشن کرنے والا چراغ ہوں میں
ارواح کا نور ہوں اور اجسام کی روح ہوں ، میں مکرر مکرر
حملہ کرنے والا ہوں ، میں دوستوں کی نصرت کرنے والا
ہوں ، میں کھلی ہوئی تلوار (الٰہی) ہوں ، میں قتل کیا ہوا
شہید ہوں ، جامع قرآن ہوں ، میں قرآن کی تفسیر ہوں
میں رسول کا شفیق ہوں ، میں بتول کا شوہر ہوں ، میں
اسلام کا ستون ہوں ، میں بتوں کا توڑنے والا ہوں ، میں
اذن داعیہ کا مقصد ہوں ، میں جنوں کا قاتل ہوں ، میں
صالح المومنین ہوں ، میں ... میں فلاح یافتہ لوگوں کا
امام ہوں ، میں اسرارِ نبوّت کا خزانہ ہوں ، میں آولین کے
حالات سے مطلع اور آخرین کے واقعات جاننے والا ہوں میں
قطب الاقطاب ہوں ، میں دوستوں کا دوست ہوں میں
مہدی اذان ہوں ، میں ، میں زمانہ کا عیسیٰ ہوں ، بخدا میں
وجہ اللہ ہوں ، خدا کی قسم میں شیرِ خدا ہوں ، میں عرب
کا سردار ہوں ، میں مصیبتوں کا دُور کرنے والا ہوں ، میں وہ ہوں جس کے حق میں لا فتیٰ اِلّا علیؑ کہا گیا ہے ، میں وہ ہوں
جس کی شان میں کہا گیا کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی ، میں بنی غالب کا شیر ہوں ، میں علی ابنِ
ابی طالب ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ وہ شخص جس نے اعتراض کیا تھا فضائل کی تاب نہ لاسکا اور ایک چیخ مار کر گر پڑا اور مر گیا

پھر حضرت امیر علیہ السلام نے اپنے کلام کو جاری فرمایا:

الحمد لِلّٰہ بارئ النسم وبارئ الامم والصلوۃ علی الاسم الاعظم والنور الاقدم محمد وآلہ وسلم ۵

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے روحوں کو پیدا کیا اور اُمتوں کو خلق کیا۔ رحمت نازل ہو اسمِ اعظم اور نورِ مقدم محمد وآلہ وسلم پر۔

پھر فرمایا:

سلونی عن طرق السماء فانی اعلم بھا من طرق الارض سلونی قبل ان تفقدونی فان بین جنبی علوم کثیرۃ کالبحار الزواخر۔

سوال کرلو مجھ سے آسمانوں کے راستوں سے متعلق کہ میں ان کا بہتر علم رکھتا ہوں، بہ نسبت اس کے جو زمین کے راستوں سے واقف ہو۔ سوال کرلو مجھ سے، قبل اس کے کہ مجھ کو نہ پاؤ، میرے سینہ میں بے شمار علوم بحرِ ذخار کی طرح موجیں مار رہے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ علماء اور حکماء اُٹھے اور اولیاء واصفیاء آپ کے قدم چومنے لگے اور اسمِ اعظم کی قسم دے کر عرض کیا کہ آپ اپنا کلام پورا کریں۔ پس حضرت نے فرمایا:

یظھر صاحب الرایۃ المحمدیۃ والدولۃ الاحمدیۃ القایم بالسیف والحال الصادق فی المقال یمھد الارض ویحیی السنۃ والفرض ۵

جب یہ حال ہو جائے گا تو علمِ محمدیہ کا اٹھانے والا اور سلطنت احمدیہ کا تلوار سے اور کلماتِ حق سے قائم کرنے والا ظاہر ہوگا جو زمین کو سنبھالے گا اور سنّت و فرض کو زندہ کرے گا۔

پھر فرمایا:

ایھا المحجوب عن شانی الغافل عن حالی ان العجائب اثار خواطری والغرائب اسرار ضمائری لانی قد خرقت الحجاب واظھرت العجاب اتیت بالالباب ونطقت بالصواب وفتحت خزائن الغیوب وفتقت دقائق القلوب وکنزت لطایف المعارف ورمزت عوارف اللطائف فطوبی لمن استمسک بعروۃ ھذہ الکلام وصلے خلف

اے وہ شخص جو میری شان سے واقف نہیں، اور جو میرے حال سے غافل ہے (معلوم کرکہ) میرے قلب میں عجیب آثار اور عجیب و غریب اسرار موجود ہیں۔ میں نے پردوں کو چاک کیا اور عجیب باتوں کو بیان کر دیا اور ٹھیک بات کہی اور غیب کے خزانوں کو کھول دیا اور دل کے اسرار کی باریکیاں ظاہر کر دیں۔ میں نے لطائف و معارف جمع کئے ہیں اور لطائف کی معرفت پر اشارہ کیا۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اس کلام کی رسی کو مضبوط پکڑا

هذا الامام فانه يقف على معانى
الكتاب المسطور والرق المنشور ثم
يدخل الى البيت المعمور والبحر المسجور ہ
ثم انشد يقول :

لقد حزت علم الاولين واننى
ضنين بعلم الاخرين كتوم
وكاشف اسرار الغيوب باسرها
وعندى حديث حادث وقديم
وانى لقيوم على كل قيم
محيط بكل العالمين عليم

اور اس امام کی اقتداء میں نماز ادا کی کیونکہ وہ کتاب مسطور کے
معانی اور لکھے ہوئے چمڑے کے مقاصد سے واقف ہے پھر وہ بیت
معمور اور بھرے ہوئے سمندر میں داخل ہو جاتا ہے ۔

پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے :

میں نے اولین کا علم جمع کر لیا ہے ۔
میں علم الاخرین کا ضامن ہوں ۔
میں تمام اسرار غیب کا کھولنے والا ہوں ۔
میرے پاس حادث و قدیم کے اسرار ہیں ۔
اور میں ہر قوی کے اوپر قوی تر ہوں ۔
تمام عالمین پر احاطہ کیا ہوا علیم ہوں ۔

پھر فرمایا :

لو شئت لاوقرت من تفسير
الفاتحة سبعين بعيراً ہ

اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر
اونٹوں کا بار بھر دوں ۔

پھر فرمایا :

قٓ والقرآن المجيد كلمات خفيات الاسرار
وعبارات جليات الاثار ينابيع عرفان
القلوب من مشكوٰة لطايف الغيوب لمعات
العواقب كالنجوم الثواقب نهاية المفهوم
بداية العلوم الحكمة ضالة كل حكيم
سبحان القديم يفتح الكتاب ويقرأ الجواب
يا ابا العباس انت امام الناس سبحان من
يحيى الارض بعد موتها ويرد الولايات
الى بيوتها يا منصور تقدم الى بناء
السور ذلك تقدير العزيز العليم ہ

قٓ والقرآن المجید، ایسے کلمات ہیں جن کے اسرار
مخفی ہیں اور ایسی عبارتیں ہیں جن کے آثار بہت بلند
ہیں، یہ دلوں کی معرفت کے چشمے ہیں، غیب کی باریکیوں
کے چراغ ہیں، شہاب ثاقب کی طرح یہ عقول کی آخری
حد ہیں، علوم حکمت کے آغاز ہیں، تمام داناؤں کی گم
کردہ چیز ہیں، وہ قدیم پاک ہے جو (ان الفاظ سے)
کتاب کو کھولتا ہے اور یہ جواب پاتا ہے کہ اے ابوالعباس (یعنی
علی ابن ابی طالب) تم لوگوں کے امام ہو، پاک ہے وہ ذات
جو زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور ولایات
کو ان کے گھروں کی طرف لاتا ہے ۔ اے منصور فصیل کی تعمیر
کی طرف بڑھو، یہ عزیز و علیم کی مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ۔

راوی کہتا ہے کہ یہ آخری کلام نورانی تھا جو میں نے سُنا اور اس کو منضبطِ تحریر میں لایا۔

(عبقات الانوار ج ۵ ص ۵۵۲ ینابیع المودۃ)

اس خطبہ کی عظمت وجلالت، شوکتِ الفاظ، معانی کی رفعت سے وہی لوگ زیادہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں جو عربی سے واقف اور فقہ اسلامی کے رموز سے آگاہ ہیں، اس کا موزوں ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ فترت۔ وہ زمانہ۔ جو دو پیغمبروں کے درمیان ہو۔

عَلائِمُ الظُّهُور

حضرت امیر علیہ السلام نے منبر کوفہ پر خُطبۂ لوٹو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ ہمارے قائم کے ظہور کی دس علامات ہیں

(۱) برج جدی میں دمدار ستارہ کا طلوع ہونا۔ اس کے طلوع ہونے پر ہرج ومرج اور فتنہ وشر واقع ہوں گے یہ ارزانی کی علامت ہوگی۔ ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب وغریب امور واقع ہوں گے۔

دمدار ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا جو ماہِ درخشندہ کی طرح اور اس کی دُم کمان کی طرح اس طرح خمیدہ ہوگی کہ اس کے دونوں حصے مل جانے کے قریب ہوں گے۔ اس کے بعد آسمان پر سُرخی نمودار ہوگی۔

(۲) موت احمر وموت ابیض :۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے قائم کے ظہور سے کچھ قبل موت احمر وموت ابیض واقع ہوں گے اور دو مرتبہ ملخ آئے گی، ایک تو زراعت کے وقت اور دوسرے غیر وقت۔ ان کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ موتِ احمر تلوار سے قتل اور موتِ ابیض طاعون ہوگا۔ (بحار ج ۱۳)

(۳) خروج دجال : سلونی قبل ان تفقدونی کے تحت دیکھا جائے۔

(۴) وقوع طامہ کبریٰ :

ابوطفیل نے پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ خدا نے آیت : " واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃً من الارض تکلمھم (ترجمہ : اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو اُن سے یہ باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ (پ ۲ نمل ۲۸) میں جس دابۃ الارض کا ذکر کیا ہے وہ کون ہے؟

حضرت امیرؑ : وہ دابہ وہ ہے جو کھانا کھاتا ہے، بازار میں پھرتا ہے اور وزن اٹھاتا ہے۔

ابوطفیل : یا امیر المومنینؑ! وہ کون ہے؟

حضرت امیرؑ : وہ صدیق وفاروق عالم وپرہیز گار وشجاع اس اُمت میں ایک ہی ہستی ہے۔